فیضانِ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

16-February-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

16 فروری، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

فیضانِ حضرت جنید بغدادی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے…

- …40 سال دِل کی پاسبانی کرتے رہے
- …جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی شیطان سے ملاقات
- …آنکھیں کیسے ٹھیک ہو گئیں…؟
- …مال کی محبّت سے آزاد
- …نمازِ تہجد نے خوب فائدہ پہنچایا

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃُ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار (**Signs of Happiness**) تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹادوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مُسْنَدِ اَحْمد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کافر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا

یمن کا رہنے والا ایک کافِر تھا، اس نے کہیں سے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی یہ حدیثِ پاک سُن لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ الله یعنی مسلمان کی فراست سے ڈرو کہ بے شک وہ اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے۔ (2)

اُس کافر کو شوق ہوا کہ اس بات کو آزمائے، چنانچہ اس نے اسلامی لباس پہنا، عمامہ باندھا اور پُورا مسلمانوں والا حُلیہ اپنا کر ایک ایک کر کے مختلف مَشَائِخ کرام (یعنی بڑے عُلَما اور اَوْلیائے کرام) کی خِدْمت میں حاضِر ہونا شروع کیا، جن کی خِدمت میں بھی پہنچتا، ان سے اسی حدیث شریف کا مطلب پوچھتا کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مُؤمِن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے، اس حدیث شریف کا کیا مطلب ہے؟ وہ عالِم صاحِب یا ولیُ اللہ حدیث شریف کا معنیٰ بتا دیتے۔ یُونہی کرتے کرتے

---

1 ...بخاری، کِتاب: بدءُ الوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔
2 ...ترمذی، کتاب التفسیر القرآن، باب و من سورۃ الحجر، صفحہ: 723، حدیث: 3127۔

ایک دِن سَیِّدُ الطَّائفہ (یعنی اَوْلیا کے سردار) حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں حاضِر ہو گیا، مجمع لگا ہوا تھا، حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمارہے تھے، اس نے دورانِ بیان ہی پوچھا: عالی جاہ! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہ (مُؤمِن کی فراست سے بچو کہ بے شک وہ اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے) اس حدیثِ پاک کا مطلب کیا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ اپنی مُؤمِنانہ فراست سے پہچان گئے اور فرمایا: **اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تُو کفر چھوڑ اور اسلام قبول کرلے۔**

بَس اتنا سننا تھا کہ وہ بے تاب ہو گیا اور فوراً کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گیا۔(1)

عارِفُ بِاللہ (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے بلند رُتبہ ولیٔ کامِل)، مشہور عاشِقِ رسول حضرت عبد الرحمٰن جامی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس واقعہ میں حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی 2 کرامتیں ہیں: (1): ایک تو یہ کہ وہ شخص تھا کافِر مگر اِسْلامی حلیے (*Islamic Attire*) میں آیا تھا مگر آپ نے نُورِ فراست سے پہچان لیا کہ یہ مسلمان نہیں بلکہ کافِر ہے (2): دوسری کرامت یہ کہ آپ نے اپنی نگاہِ وِلایت سے جان لیا کہ اس کافِر کے اسلام قبول کرنے کا یِہی وقت ہے۔(2)

بعض روایات میں ہے: اُس نیو مُسْلِم (*New Muslim*) نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں عرض کیا: میں اتنے مشائخ کے پاس گیا مگر کسی نے نہ پہچانا کہ میں مسلمان کے رُوپ میں کافِر ہوں، آپ نے پہچان لیا۔ حضرت

1 ...تذکرۃ الاولیاء، نیمۂ دوم، ذکر جنید بغدادی، صفحہ: 10۔
2 ...نَفَحَاتُ الْاُنْس، ابو القاسم الجنید البغدادی، صفحہ: 260۔

جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: **اُن سب نے بھی تجھے پہچان لیا تھا مگر سب جانتے تھے کہ تمہارا ایمان لانا میرے ہاتھ پر لکھا ہے۔**[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی | بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حدیثِ پاک کی شرح

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامت والی حکایت میں ایک حدیثِ پاک بیان ہوئی، صحابی ابنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰه یعنی مُؤمن کی فراست سے بچو کہ بے شک وہ اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے۔[2]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں علّامہ عبد الرؤوف مناوِی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے جو مدنی پھول دیئے، ان کا خُلاصہ یہ ہے کہ اس حدیثِ پاک میں بتایا گیا کہ کامِل اِیمان والا مؤمن (مثلاً ولیُ اللہ) اللہ پاک کے نُور سے دیکھتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دِل کی آنکھ سے دیکھتا ہے جو اللہ پاک کے عطا کردہ نُور سے روشن ہوتی ہے، اس نُور کے ذریعے دِل روشن ہو کر آئینے (Mirror) کی طرح ہو جاتا ہے، پھر اس کے سامنے جو کچھ آتا ہے، ایسے ہی واضح ہوتا ہے، جیسے آئینے کے سامنے سب کچھ صاف نظر آتا ہے۔

پھر اس حدیثِ پاک میں ایسے کامِل ایمان والے مُؤمن کی فراست سے بچنے کا حکم دیا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کامِلُ الْاِیمان مؤمن (مثلاً) اَوْلیائے کرام کے سامنے گُناہوں سے بچو، ان کے سامنے دِل سنبھال کر رکھو! باطنی گُناہوں (مثلاً حسد، بدگمانی وغیرہ) سے بھی بچو

---

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ: 156 خلاصۃً۔

2 ...ترمذی، کتاب التفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الحجر، صفحہ: 723، حدیث: 3127۔

اور ظاہِری گُناہوں سے بھی بچو ورنہ یہ کامِل اِیْمان والے اپنے نُورِ ایمان کے ذریعے تمہارے گُناہوں کو جان لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں ان کے سامنے شرمندہ (**Embarrass**) ہونا پڑ جائے۔

مؤمنانہ فراست کیسے ملے...؟

علّامہ عبد الرؤوف مناوِی رَحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: بندہ جیسا عَمَل کرے، جزا بھی ویسی ہی ملتی ہے، لہٰذا یہ مُؤمِنانہ فراست جس کا حدیثِ پاک میں ذِکر ہوا، جو یہ فراست حاصِل کرنا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ ❁ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھے ❁ بد نگاہی (مثلاً غیر محرموں پر نظر ڈالنے، فلمیں ڈرامے وغیرہ دیکھنے) سے بچے ❁ خُود کو نفسانی خواہشات (**Sensual Desires**) سے بچائے ❁ دِل میں ہمیشہ یہ خیال جمائے رکھے کہ **اللہ پاک دیکھ رہا ہے** ❁ اور صِرْف و صِرْف حلال کھائے، حرام سے ہر دَم بچتا رہے، ان نیک اَعْمَال کی برکت سے اس کا دِل روشن ہو گا اور اللہ پاک نے چاہا تو اسے بھی مؤمنانہ فراست نصیب ہو جائے گی۔[1]

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر | آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
گر دیکھے گا فلمیں تو قِیامت میں پھنسے گا | آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
آنکھوں میں سرِ حَشر نہ بھر جائے کہیں آگ | آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں | آنکھوں کا، زَباں کا دے خدا قفلِ مدینہ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...فیض القدیر، جلد:1، صفحہ:186، تحت الحدیث:151۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:94-95۔

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 11 وَیں بزرگ ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے منظوم شجرہ شریف میں آپ کا ذکر یوں کیا ہے:

بہرِ معروف و سَری معروف دے بے خود سَری
جُندِ حق میں گِن جنیدِ باصفا کے واسطے

❁ آپ کا نامِ پاک: جنید ❁ کنیت: ابو القاسم ❁ اور سیدُ الطّائفہ، لِسَانُ الْقَوم، طاوٗسُ الْعُلَما مشہور اَلقاب ہیں ❁ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت مبارک تقریباً 218 ہجری میں بغداد شریف میں ہوئی۔[1] ❁ حضرت ابو عبّاس عطّار رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِمَامُنَافِی هٰذَا الْعِلْمِ وَ مَرْجِعُنَا الْمُقْتَدٰى بِهِ الْجُنَيْد یعنی عِلْمِ تَصَوُّف میں ہمارے امام اور پیشوا حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔[2] ❁ حضرت ابو جعفر حَدّاد رَحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر عقل مرد ہوتی تو حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی صُورت پر ہوتی۔[3] ❁ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کا وِصال شریف 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب 297ھ یا 298ھ کو ہوا ❁ آپ رَحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار (**Shrine**) بھی بغداد شریف میں شُونیزیہ کے علاقے میں واقع ہے۔[4] اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے

---

1 ... تذکرۃ الاولیاء، ذکر جنید بغدادی، نیمۂ دوم، صفحہ: 6۔
2 ... نَفَحَاتُ الْاُنْس، ابو القاسم الجنید البغدادی، صفحہ: 257۔
3 ... نَفَحَاتُ الْاُنْس، ابو القاسم الجنید البغدادی، صفحہ: 258۔
4 ... شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، صفحہ: 74۔

حِساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ 400 نوافِل پڑھتے

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ مشہور ولیٔ کامِل حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے بھانجے (**Nephew**) بھی ہیں اور مُرِیدِ کامِل بھی ہیں۔[1] آپ کو بچپن (**Childhood**) ہی سے اپنے ماموں جان حضرت سِرّی سقطی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی بابرکت صحبت حاصِل رہی، جس کی برکت سے آپ ابتدا ہی سے نیک پرہیز گار، عبادت گزار تھے۔ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم شیشے کی تجارت (**Trading**) کیا کرتے تھے، اِبتدا میں حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ بھی یہی کام کرتے رہے۔

ان دِنوں آپ کا معمول مبارک تھا کہ صبح جب اپنی دکان پر تشریف لے جاتے تو **پردہ گرا کر 400 رکعت نفل ادا فرمایا کرتے تھے۔**[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! کیسا نِرالا انداز ہے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے بہت باکمال ہوتے ہیں، ان کی ہر ادا ہی نِرالی ہوتی ہے، تجارت، کام کاج، ملازمت وغیرہ یہ ہماری ضروریات ہیں مگر افسوس! ہم ان ضروریات (**Needs**) میں پڑ کر زندگی کے اَصْل مقصد (**Purpose**) کو بھول جاتے ہیں، ہماری زندگی کا اَصْل مقصد کیا ہے؟ اللہ پاک کی عِبادت کرنا، رَبِّ کائنات جس نے ہمیں پیدا فرمایا، مٹی سے جیتا جاگتا

---

1 ...کَشْفُ الْمَحْجُوب، صفحہ: 193۔

2 ...شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، صفحہ: 73 بتغیر قلیل۔

انسان بنایا، وہ قادِر و قَیّوم رَبّ خود فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات:56)

ترجمہ کَنزُ العرفان: اور میں نے جنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

کھانا، پینا، پہننا، مال و دولت وغیرہ یہ سب ہماری زِندگی کی ضروریات ہیں، عِبادت اَصْل مقصدِ زندگی ہے، اب ہم تھوڑی دیر کے لئے غور کریں؛ ہم زِندگی کی ضروریات کو کتنا وقت دیتے ہیں اور مقصدِ زندگی یعنی عِبادت کے لئے کتنا وقت نکالتے ہیں؟ اپنے 24 گھنٹوں کا کبھی جائزہ لیں۔ شاید ہماری زندگی کا اَکْثَر حِصّہ ضروریات کے پیچھے بھاگ دوڑ کرتے گزر رہا ہے، آہ! دُکانداری، ملازمت اور کاروبار کے چکّر میں نَمازیں تو قضا کر دی جاتی ہیں مگر مقصدِ حیات (مثلاً نماز) کے لئے کاروبار کی قربانی (**Sacrifice**) کم ہی کوئی دیتا ہے۔ آہ! ہماری تجارت، کاروبار، ملازمت (***Job***) وغیرہ ہمیں اللہ پاک کے ذِکْر، اس کی یاد اور عبادت سے غافِل (***Heedless***) کر دیتی ہے، کاش! ایسا نہ ہوا کرے...!! اللہ پاک قرآنِ کریم میں ہمیں حکم دیتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ (پارہ:28، سورۂ منافقون:9)

ترجمہ کَنزُ الایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: (یعنی) اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ پاک کے ذکر سے غافِل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے گا، مال کی محبت میں اپنے

حال کی پرواہ نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کے لئے آخرت(Life after Death)کی راحت سے غافِل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! کیسی عِبرت کی بات ہے! ❁ آج لوگ لاکھوں کماتے ہیں، پھر بھی **پُوری نہیں پڑتی** ❁ گھروں میں لڑائی جھگڑے ہیں ❁ دِل بے چین(Restless) ہیں ❁ کہیں مہنگائی(Inflation)کارونا ❁ کہیں پریشانیاں ❁ کبھی آفتیں، معاشرے(Society)میں ایک عجیب سی بے سکونی دیکھنے کو ملتی ہے، اس کا سبب آخر کیا ہے؟ روزی میں برکت کیوں نہیں رہی؟ ایک پریشانی(Problem)سے نکلتے ہیں تو دُوسری پریشانی سامنے کھڑی ہوتی ہے، آخَر وجہ کیا ہے؟ اللہ پاک کا پاکیزہ کلام، قرآنِ کریم صاف صاف بتا رہا ہے:

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹) (پارہ:28، سورۂ منافقون:9)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

جو مال کی محبّت میں آکر، کاروبار کی وجہ سے، ملازمت کی وجہ سے اللہ پاک کی یاد سے غافِل ہو جائے، وہ نقصان اُٹھانے والا ہے، یہ اَصْل وجہ ہے ❁ صبح وقت پر اُٹھ کر کام پر تو پہنچ جاتے ہیں مگر فجر کے لئے آنکھ نہیں کھلتی ❁ گاہک(Customer) کے لالچ میں جماعت چُھوٹ جاتی ہے ❁ نَمازیں قضا ہو جاتی ہیں ❁ مال کی حِرْص میں ہیرا پھیری کی جاتی ہے ❁ ناپ تول میں ڈنڈی ماری جاتی ہے، ایک دِن مرنا ہے، سب کچھ یہیں چھوڑ کر قبر میں اترنا ہے، روزِ قیامت اُٹھنا ہے، بارگاہِ اِلٰہی میں پیش ہو کر حِساب دینا ہے، یہ سب کچھ یاد ہی نہیں رہتا، بَس غفلت! لالچ، مال کی محبّت، راتوں رات(Overnight) امیر ہونے کی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ منافقون، زیرِ آیت:9، جلد:10، صفحہ:171۔

خواہش ہے اور ہم اسی خواہش میں زِندگی بسر کئے جارہے ہیں۔

صبح ہوتی ہے، شام ہوتی ہے | عمر یونہی تمام ہوتی ہے[1]

یہ اَصل وجہ ہے، اس لئے روزی میں برکت نہیں ہوتی، پریشانیاں، آفتیں(**Calamities**)، مصیبتیں پیچھا نہیں چھوڑتیں، کاش! ہمیں ولیٔ کامل حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کا صدقہ نصیب ہوجائے! آپ دُکان پر جا کر، دُکان کھول کر پردہ گرا دیتے اور 400 نوافِل ادا کیا کرتے تھے، چلو! ہم 400 نوافِل پڑھنے کی ہمت نہیں رکھتے، کم از کم فرض نماز تو قضا نہ ہو، نمازِ باجماعت میں غیر حاضری تو نہ ہو، پھر اللہ پاک توفیق دے تو دُکان پر جا کر 2 نفل ہی پڑھ لیا کریں، ہاتھ میں تسبیح رکھ لیں، دُکان پر بیٹھے، کام کاج کرتے جب جب موقع ملے ذِکْرُ اللہ کرلیا کریں، درود شریف پڑھ لیا کریں، اگر ایسا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مال و دولت کی حِرْص سے بھی بچ پائیں گے، دُنیا بھی سنورے گی، روزی میں بھی برکت ہوگی اور اللہ پاک نے چاہا تو آخرت بھی سَنْور جائے گی۔

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں | پِلا جام ایسا پلا یاالٰہی!
میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ | کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

40 سال دِل کی پاسبانی کرتے رہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ شیشے کا کاروبار کرتے رہے،

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 495۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105۔

دُکان پر جاکر 400 نوافِل ادا کرتے تھے، ایک عرصے تک آپ کا یہی معمول رہا، پھر آپ نے دُکان چھوڑ دی اور اپنے پیرِ کامِل حضرت سرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے، آپ نے ایک کوٹھڑی (**Cottage**) کو اپنا مستقل ٹھکانہ بنایا اور دِل کی پاسبانی شروع کر دی، حالتِ مراقبہ میں آپ کی کیفیت ایسی ہوتی کہ نیچے بچھایا ہوا مُصّلیٰ بھی نکال دیتے تاکہ آپ کے دِل میں اللہ و رسول کے سِوا کسی بھی چیز کا خیال نہ گزرے۔ اس خلوت و تنہائی (**Loneliness**) میں آپ نے 40 سال گزارے، 30 سال تک آپ کا معمول رہا کہ عشا کی نَماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک **اللہ، اللہ** کہتے رہتے اور اسی وُضو سے نَمازِ فجر ادا فرماتے۔ آپ خود فرماتے ہیں: **20 سال تک تکبیرِ اُولیٰ مجھ سے فوت نہ ہوئی** اور نَماز میں اگر دُنیا کا خیال آجاتا تو میں وہ نَماز دوبارہ ادا کرتا تھا۔ (1)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!
میں پڑھتا رہوں سنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی! (2)

اے عاشقانِ اولیا! سُنا آپ نے! حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ پابندی کے ساتھ تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی عادَت (**Habit**) اپنائیں۔ عاشقِ اَولیا، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اس پُر فتن دور میں نیک بننے کا جو آسان نسخہ دیا ہے یعنی 72 نیک اَعمال، ان میں نیک عمل نمبر: 2 میں ہے: کیا آج آپ نے پانچوں نَمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (کاش! پہلی صف مع تکبیرِ اولیٰ کبھی نہ چھوٹے۔)

(1)... تذکرۃ الاولیاء، ذکر جنید بغدادی، نیمۂ دوم، صفحہ: 7۔
(2)... وسائلِ بخشش، صفحہ: 102۔

اے عاشقانِ رسول! نیک اعمال اپنانے سے جہاں اور بہت سارے فضائل حاصل ہوتے ہیں، وہیں نمازِ باجماعت کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے، تکبیرِ اولیٰ کی برکتیں ملتی ہیں، اور ذکر و عبادت کی فکر نصیب ہوتی ہے۔ مسجد میں حاضری کے ساتھ ساتھ سُنّتِ قبلیہ کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ پاک پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!
میں پڑھتا رہوں سنّتیں، وقت ہی پر | ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی![1]

تکبیرِ اُولیٰ پانے کی فضیلت

صحابیِ رسول حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ پاک کی رضا کے لئے 40 دن باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھے گا اس کے لئے 2 آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔[2]

جماعت کی مولیٰ عِنایت ہو اُلفت | کرم ہو پئے مُصطفےٰ جانِ رحمت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزے رکھا کرتے تھے

تذکرۃ الْاَوْلیا میں ہے: حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ صائمُ الدَّہر تھے یعنی سارا سال نفل روزے رکھا کرتے تھے، البتہ کوئی مہمان آ جاتا تو روزہ نہ رکھتے اور فرمایا کرتے: مسلمان بھائیوں کی مُوافَقَت بھی روزے سے کم نہیں (یعنی مہمان کی مہمان

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 102۔
2 ...ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ، صفحہ: 78، حدیث: 241۔

نوازی(**Hospitality**) کے لئے روزہ چھوڑ کر، اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا، اس سے مہمان کا دِل خوش ہو گا اور مہمان کا دِل خوش کرنا بھی بڑی عِبادت ہے)۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ نفل روزے رکھا کرتے تھے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب بس اب چند دنوں کا مہمان ہے، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی آمد آمد ہے، یہ اَیَّام گویا نفل روزوں کا موسَمِ بہار(**Spring**) ہے، ان مہینوں میں روزے رکھنے کے بہت فضائل ہیں چنانچہ:

ایک جنتی نہر کا نام: رجب ہے

جنّتی صحابی حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنّت میں ایک نہر ہے، جسے رَجَب کہا جاتا ہے، اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد(**Honey**) سے زیادہ میٹھا ہے، جو کوئی رَجَب شریف کا ایک روزہ رکھے، اللہ پاک اسے اس نہر(**Canal**) سے سیراب کرے گا۔(2)

رجب کا روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

سُلطانُ الْمُفَسِّرِین، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، بے چین دِلوں کے چین، نبیٔ حَرَمَیْن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَجَب کے پہلے دِن کا روزہ 3 سال کا کفارہ ہے، دوسرے دِن کا روزہ 2 سال کا اور تیسرے دِن کا روزہ ایک سال کا کفارہ ہے، پھر ہر دِن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے (یعنی رَجَب شریف کے یہ روزے گُناہِ صَغیرہ کی معافی کا ذریعہ بن جاتے ہیں)۔(3)

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ذکر جنید بغدادی، نیمۂ دوم، صفحہ:10۔

2 ...شُعَبُ الایمان، باب فِی الصِّیَام، جلد:3، صفحہ:368، حدیث:3800۔

3 ...جامع صغیر، صفحہ:311-312، حدیث:5051۔

شعبان کے روزوں کے فضائل

(1): حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: دوعالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صلی اللہُ علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ رَمَضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ فرمایا: تعظیمِ رَمَضان کے لئے شعبان کا۔[1] (2): حضرت اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ کو شعبان کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہُ علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بھی مہینے میں اِس طرح روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل (**Heedless**) ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ پاک کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔[2]

صحت بھی ملے، اَجر بھی

اے عاشقانِ رسول! روزہ بہت نفع بخش نیکی ہے، روزہ رکھنے سے آخرت کا ثواب بھی ملتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ دُنیوی فوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ شیرِ خدا حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے نبی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ بے شک اللہ پاک نے انبیائے بنی اسرائیل میں سے ایک نبی علَیْہِ السَّلام کی طرف وحی فرمائی: اے نبی علَیْہِ السَّلام! اپنی قوم کو بتادیجئے کہ بے شک جو بندہ میری رضا کے لئے ایک دِن کا روزہ رکھتا ہے، میں اُس کے جسم کو صحت (**Health**) دیتا اور اُس کا اَجر

---

1 ...ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقہ، صفحہ: 189، حدیث: 663۔

2 ...نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی ...الخ، صفحہ: 387، حدیث: 2354۔

بڑھادیتاہوں۔[1]

کیا ہماری نماز، کیا روزہ | بخش دینے کے سو بہانے ہیں

روزہ رکھو! صحت پاؤ...!

مُعْجَمِ اَوْسط میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو! صحت مند (Healthy) ہو جاؤ گے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! روزہ صحت مند زندگی کا ضامن ہے، روزہ رکھنے سے جسمانی صحت بھی ملتی ہے اور رُوحانی تندرستی (Spiritual Well-Being) بھی نصیب ہوتی ہے، روزہ ظاہری اعضا میں بھی نکھار پیدا کرتا ہے اور دِل سے گُناہوں کا میل دھو کر ہمارے دِل کو اُجلا اُجلا، صاف اور روشن بھی بنا دیتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو خُوب روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دِل | رجب کا واسطہ دیتا ہوں، فرما دے کرم مولیٰ
نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں | عطا کر اپنی الفت، اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیبت سے بچئے!

علّامہ عبد اللہ بن اَسْعَد یافعی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ مسجدِ شونیزیہ میں بیٹھے تھے، آپ نے وہاں ایک فقیر کو دیکھا جس کے چہرے سے

---

1 ...شُعَبُ الایمان، باب فِی الصِّیام، جلد:3، صفحہ:412، حدیث:3923۔
2 ...معجم اوسط، جلد:6، صفحہ:147، حدیث:8312۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:98، 99۔

عبادت کے آثار نُمایاں تھے۔ وہ لوگوں سے سُوال کر رہا تھا۔ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے دِل میں سوچا: اگر یہ کوئی کام کر لیتا اور سوال کی آفت سے بچ جاتا تو بہتر تھا۔

اسی رات آپ پر معمولاتِ شَب (یعنی نوافِل اور وظائف وغیرہ) دُشوار ہو گئے، کسی کام میں آپ کا دِل نہیں لگ رہا تھا، آپ یونہی جاگتے رہے، بالآخر نیند غالِب آئی اور آپ سو گئے، آپ نے خواب میں دیکھا کہ اسی فقیر کو لایا گیا ہے اور ایک دستر خوان پر لِٹا کر کہا گیا: اس کا گوشت کھاؤ! کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ آپ نے کہا: میں نے اس کی غیبت تو نہیں کی، ہاں! اس سے متعلق دِل میں کچھ ایسا سوچا تھا۔ جواب ملا: اے جنید! تم ان لوگوں میں سے نہیں کہ جن سے ہم اتنی سی کوتاہی بھی گوارا کریں، جاؤ! اس بندے سے معافی مانگو...!!

صبح کو آپ اس فقیر کی تلاش میں نکلے، وہ دریا کے کنارے پر تھا، آپ نے اسے سلام کیا، وہ فقیر بھی کوئی بلند رُتبہ تھا، اس نے دیکھتے ہی کہا: اے جنید! پھر ایسا کرو گے؟ آپ نے کہا: نہیں۔ اس پر فقیر بولا: جاؤ! اللہ تمہیں اور مجھے معاف فرمائے۔[1]

اَللہُ اَکْبَر! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ایک مسلمان کے بارے میں دِل میں ذرا سی منفی (*Negative*) بات سوچنے کا کتنا اَثَر ہوا، یقیناً وہ فقیر نیک آدمی ہو گا اور کسی شرعی مجبوری کے تحت ہی لوگوں سے سُوال کر رہا ہو گا، حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے دِل میں اس سے متعلق ایک منفی خیال آیا تو اس کے سبب آپ رات کی عِبَادت سے محروم کر دیئے گئے۔

آہ! ہمارا حال تو بالکل بے حال ہے، ہمارے ہاں صِرف دِل میں سوچنے کی تو بات ہی نہیں ہے، لوگ کھلے عام غیبتیں کرتے ہیں، چغلیاں کھاتے ہیں، دِل میں بدگمانیاں جماتے

---

1 ...روض الریاحین، الحکایۃ الثامنۃ والعشرون بعد المائۃ، صفحہ: 139 خلاصۃً۔

اور دوسروں کی عزّتیں اُچھالتے رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! غیبت، چغلی، بدگمانی سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں، ان سے بچنا لازم ہے، دوسروں سے متعلق دِل میں منفی خیالات لانے سے بھی بچنا ہی بہتر ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍؕ(۸۹) (پارہ:19، سورۂ شعراء:89)	ترجمہ کَنزُ الایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

قلبِ سلیم یعنی پاک صاف دِل۔ یعنی (روزِ قیامت) جو قلبِ سلیم لے کر ربِّ کریم کے حضور حاضِر ہوا اس کا مال بھی کام آئے گا اور اولاد بھی۔[1]

اَفضل عمل

حضرت عبدُ اللہ ابن عَمرو رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: ہر مَخْمُومُ الْقَلْب اور، سچی زبان والا۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کیا کہ سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں مَخْمُومُ الْقَلْب سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ ایسا ستھرا ہے جس پر نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حسد (*Jealousy*)۔[2]

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مِٹا کر | کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی!
عبادت میں گزرے مِری زندگانی | کرم ہو کرم یاخدا! یاالٰہی![3]

جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی شیطان سے ملاقات

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرے دِل میں ابلیس کو

1 ... تفسیر نور العرفان، پارہ:19، سورۂ شعراء، زیرِ آیت:89، صفحہ:814۔
2 ... ابنِ ماجہ، کتاب الزہد، باب الورع والتقوی، صفحہ:684، حدیث:4216۔
3 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی، چنانچہ ایک دِن میں مسجد کے دروازے پر تھا، مجھے دُور سے ایک بوڑھا آتا دکھائی دیا، اسے دیکھتے ہی میں نے اپنے دِل میں وحشت (**Terror**) محسوس کی، جب وہ قریب آیا تو میں نے پوچھا: تُو کون ہے؟ بولا: وہی ہوں جسے دیکھنے کی آپ نے خواہش کی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ ابلیس ہے، میں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا: اے خبیث! تجھے حضرت آدم علیہ السَّلَام کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ ابلیس بولا: اے جنید! آپ کیا چاہتے ہیں میں غیرِ خُدا کو سجدہ کر لیتا۔ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ابلیس کی یہ بات سُن کر میں حیران رہ گیا، قریب تھا کہ اس کی بات میرے دِل پر اَثَر کر جاتی، اسی وقت مجھے الہام ہوا (یعنی میرے دِل میں یہ بات ڈال دی گئی) کہ اے جنید! اسے کہہ دو! کَذَبْتَ لَوْ كُنْتَ عَبْدًا مَامُوْرًا مَا خَرَجْتَ عَنْ اَمْرِہٖ یعنی اے خبیث! تُو جھوٹا ہے، اگر تو واقعی اپنے مالِک (یعنی اللہ کریم) کا بندہ ہوتا تو ہرگز اس کے حکم کی نافرمانی (**Denial**) نہ کرتا۔ شیطان آپ کے دِل کی بات پہچان گیا اور فوراً ہی وہاں سے دوڑ گیا۔[1]

واقعے سے ملنے والے 3 سبق

پیارے اسلامی بھائیو! اس سبق آموز واقعے سے ہمیں 3 باتیں سیکھنے کو ملیں:

(1): اَوْلیائے کرام اللہ پاک کی بارگاہ میں بڑا مقام رکھتے ہیں، اللہ پاک انہیں شیطان خبیث کے حملوں سے محفوظ فرماتا ہے، قرآنِ کریم میں ہے، اللہ پاک نے شیطان کو فرمایا:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ (پارہ:14، سورۂ حجر:42)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

---

1 ...کَشْفُ الْمَحْجُوب، صفحہ: 195 بتغیر قلیل۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: اَوْلیائے کرام شیطانی حملوں سے محفوظ ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اَوْلیائے کرام کے سائے میں رہیں، ان سے محبّت کریں، جہاں تک ہو سکے، ان کی صحبت اُٹھائیں کہ یہ خُود شیطان سے محفوظ ہیں، ان کے صدقے ہم بھی شیطانی چالوں (Satanic tricks) سے محفوظ رہ جائیں گے۔

(2): دوسری بات جو اس واقعے سے معلوم ہوئی، وہ یہ کہ شیطان خبیث کو دیکھنے کی کبھی خواہش نہیں کرنی چاہئے، یہ بدبخت بڑا خبیث ہے، ایسا جال ڈالتا ہے کہ عِلْم، عقل، سب بیکار ہو جاتے ہیں اور آدمی اس کے جال میں پھنس کر تباہ ہو کر رہ جاتا ہے، دیکھئے! حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ جیسے بلند رُتبہ عالِمِ دِین بھی اس کی بات سے حیران رہ گئے، آپ تو ولیٔ کامِل تھے، آپ کو اِلہام کے ذریعے اس خبیث کی چال سے بچا لیا گیا، ورنہ ہم جیسے تو اس کے جال میں پھنس کر تباہ ہی ہو جائیں گے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بس اللہ پاک کے فرمانبردار (Obedient) بندے بنیں، شیطان سے بچ کر ہی رہیں۔ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کی خِدمت میں ایک بار سُوال ہوا: آپ شیطان کے متعلق کیا فرماتی ہیں؟ فرمایا: میں رحمٰن سے محبّت کرتی ہوں، اس کی یاد سے فرصت مِلے تو شیطان کے متعلق سوچوں (نہ رحمٰن کی یاد سے فرصت ملتی ہے، نہ شیطان کے متعلق سوچتی ہوں)۔[1]

شیطان سے بچنے کا یہ بہترین طریقہ (Best Method) ہے، اس کی طرف سے توجہ ہی ہٹالیں۔ اللہ پاک ہمیں اس بدبخت لعین سے محفوظ فرمائے۔

نفس و شیطان ہو گئے غالِب | ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ![2]

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعۃ رحمۃ اللہ علیہا، صفحہ: 71۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 79۔

(3): تیسرا مدنی پھول جو واقعے سے ہمیں سیکھنے کو ملا، وہ یہ کہ بندہ وہ ہے جو اپنے مالِکِ کریم کی فرمانبرداری کرے، دیکھئے! شیطان بدبخت نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے، رَبِّ کریم نے حکم فرمایا: آدم کو سجدہ کرو، سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان خبیث بولا: میں آدم سے بہتر ہوں، میں غیرِ خُدا کے سامنے سر نہیں جھکاؤں گا، اس نے عقل دوڑائی، مالِکِ کریم کا حکم جھٹلایا تو نامراد ہو گیا، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَحْکام آنکھیں بند کر کے مانا کریں، عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی بندگی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کرنا کیسے شروع فرمایا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے عالِمِ دِین تھے، لوگ آپ کی خِدْمت میں عرض کیا کرتے: اے جنید! آپ ہمیں وَعْظ و نصیحت کیا کیجئے! آپ فرماتے: اپنے پیرِ کامِل حضرت سَرِیّ سقطی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے ہوتے ہوئے میں وعظ و نصیحت نہیں کر سکتا۔ پھر ایک دِن حضرت سَرِیّ سقطی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے خُود آپ کو وعظ و نصیحت کرنے (یعنی درس و بیان کرنے) کا حکم فرمایا، اس پر بھی آپ نے عرض کیا: عالی جاہ! آپ کے ہوتے ہوئے میں وعظ کہوں، مجھے اچھا نہیں لگتا۔

اسی رات جب آپ سوئے تو قسمت جاگی، نُور والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چاند سا چہرہ چمکاتے خواب میں تشریف لے آئے اور فرمایا: جنید! لوگوں کو کچھ سُنایا کر! تمہارے بیان کے ذریعے اللہ پاک ایک عالَم کو نجات بخشے گا۔

صبح جب بیدار ہوئے تو دِل میں وسوسہ آیا کہ شاید میں اپنے پیرِ صاحِب سے بھی بلند

رُتبہ ہو گیا ہوں کہ مجھے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بیان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ابھی اسی خیال میں تھے کہ پیرِ کامِل حضرت سَرِی سقطی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کا پیغام پہنچا، انہوں نے فرمایا: جنید! بغداد والوں نے تمہیں وعظ کا کہا، تم نے انکار کر دیا، ہم نے کہا، تم نے بات نہ مانی، اب تو اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے، اب حکم بجالاؤ!

یہ پیغام سنتے ہی آپ کے دِل سے وسوسہ (***Whisper***) جاتا رہا، آپ نے اپنے پِیر صاحِب کی خِدمت میں عرض کیا: عالی جاہ! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ مجھے خواب میں رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی ہے؟ فرمایا: مجھے رات خواب میں اللہ پاک کا دیدار نصیب ہوا، مجھے اللہ پاک نے یہ خبر ارشاد فرمائی۔

یہ سُن کر حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے فوراً اپنی غلطی سے توبہ کی اور عرض کیا: میں جان گیا ہوں کہ آپ کا درجہ ہر حال میں میرے درجے سے بلند ہے، آپ یقیناً میرے ہر راز (***Secret***) سے واقِف ہیں مگر میں آپ کے منصب سے بے خبر ہوں۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ پیرِ کامل پر اعتراض منع ہے۔ ہمیں اپنے پیرِ کامل پر کسی بھی قسم کا اعتراض نہیں کرنا چاہئے کسی مقام و منصب کے حصول پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سب میرے پیرِ کامل کی عطا ہے کیونکہ جو مُرید کسی نعمت کو اپنے پیرِ کامل کی عطا نہیں سمجھتے اکثر شیطان کے ہاتھوں ان کا انجام بُرا ہوتا ہے، چنانچہ

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے ایک مُرید کو یہ سوجھی کہ میں کامِل ہو گیا ہوں اور اب مجھے پیر کی صحبت و خدمت میں رہنے کی کوئی حاجَت نہیں رہی بلکہ میرے لئے اکیلا

1 ...کَشْفُ الْمَحْجُوب، صفحہ:193۔

رہنا بہتر ہے۔ پس وہ گوشہ نشین ہو گیا اور حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہونا چھوڑ دیا۔ ایک رات اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک اونٹ لے کر آئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے لینے آئے ہیں تاکہ وہ یہ رات جنت میں گزارے، چنانچہ وہ لوگ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو بہت خوبصورت تھی، وہاں کی ہر ہر شے سے حسن ٹپکتا تھا، نفیس کھانوں کے ساتھ ساتھ میٹھے پانی کے چشمے (***Water Spring***) بھی رواں تھے۔ وہ صبح تک وہاں کے مزے لیتا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حجرے میں پایا۔ یہ سلسلہ اسی طرح کئی روز تک جاری رہا کہ اسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا کہ فِرشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تکبر و غرور کا شکار ہو گیا اور یہ دعویٰ کرنے لگا کہ اس کی حالت اس کمال تک پہنچ چکی ہے کہ اس کی راتیں بھی جنت میں گزرتی ہیں۔ لوگوں نے اس کی خبر حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ کو دی تو آپ رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے تکبر (***Arrogance***) میں اکڑا بیٹھا ہے۔ آپ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذکر کیا، چنانچہ آپ رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: آج جب جنّت میں جاؤ تو 3 مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا، چنانچہ حسبِ معمول جب وہ جنّت میں پہنچا تو یاد آنے پر محض تجربہ کے طور پر اس نے 3 بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھا۔ تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر بھاگ گئے اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ جنّت آنِ واحد میں اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی ہے اور وہ نجاست اور کوڑا کرکٹ والی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف مردار ہڈیاں (***Dead Bones***) پڑی ہیں۔ اسی

وقت اس نے جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال (Satanic Trap) تھا اور میں اس جال میں گرفتار تھا۔ فوراً توبہ کی اور اپنے پیر و مرشِد سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوگیا۔[1] اللہ پاک ہمیں پیرِ کامل کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے۔

محفوظ سَدا رکھنا شہا بے ادبوں سے | اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے ادَبی ہو

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی نصیحتیں

دَرْوَیش کو صبر کی تلقین

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کسی دَرْوَیش کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے، اس وقت وہ بیماری کے سبب رو رہے تھے، حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کس کی عطا کردہ اَذِیَّت پر رو رہے ہو؟ اور کس سے اس کی شکایت (Complaint) کرنا چاہتے ہو؟ آپ کی یہ حکمت بھری بات سُن کر وہ دَرْوَیش چپ ہوگیا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی پیاری نصیحت (Advice) ہے...!! ہمیں بھی اس نصیحت پر عمل کرنا چاہئے، اللہ نہ کرے، اگر کبھی مشکل، پریشانی، تنگدستی بیماری آئے تو رونا دھونا مچانے کی بجائے ذرا یہ غور فرمایئے کہ یہ مشکل، پریشانی وغیرہ کس کے حکم سے آئی ہے؟ یقیناً ہمارا اِیمان ہے: وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللہِ تَعَالٰی ہر اچھی بُری تقدیر اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے۔ یعنی وہی رَبِّ کریم، رَبِّ رَحْمٰن و رَحِیْم جس نے ہمیں پانی کے قطرے سے بنایا، ماں کے پیٹ میں بغیر مانگے رِزْق عطا فرمایا، ہاتھ، پیر، کان، ناک، سب اعضا (Body Parts) عطا فرمائے، ہزار ہا ہزار نعمتیں عطا فرمائیں، بچپن (Childhood) سے لے کر اب تک

---

1 ... کَشْفُ الْمَحْجُوب، مترجم، صفحہ: 500۔

2 ... تذکرۃ الاولیاء، نیمہ دوم، ذکر جنید بغدادی، صفحہ: 12۔

مسلسل رِزْق عطا فرمارہا ہے، یہ مشکل، یہ پریشانی اسی رَبِّ رَحْمٰن کے حکم سے آئی ہے، جب اُس کی عطا ہے تو رونا دھونا کس بات کا

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ راضی | میں سُکھ نُوں چلھے پاواں

وضاحت: یعنی اگر اللہ کریم کا یہی حکم ہے کہ مجھے کوئی دُکھ پہنچے تو میں اس کی رضا میں راضِی ہوں، مجھے سُکھ کی ضرورت ہی کیا ہے۔

بلکہ حق تو یہ ہے کہ جو اللہ پاک کی طرف سے ہے، وہ سُکھ ہی سُکھ ہے، دُکھ تو ہے ہی نہیں۔

درد کا احساس نہ ہوا

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کے سَر پر اینٹ (Brick) گِری اور خون بہنے لگا مگر آپ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے اس جانِب بالکل تَوَجُّہ نہ کی، لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کو تکلیف کا احساس نہیں ہوا؟ فرمایا: اینٹ کا گِرنا اللہ پاک کے ارادے سے ہوا، اس کا ارادہ میری جانب ہوا، اس بات کے تصوّر نے مجھے درد (Pain) کا احساس ہونے ہی نہیں دیا۔[1]

آنکھیں کیسے ٹھیک ہو گئیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت (Reality) ہے: ہر مرض کی مُؤَثِّر ترین دَوا اور ہر مشکل کا بہترین حل (Solution) یہی ہے کہ بندہ اللہ پاک کی رضا میں راضی ہو جائے، جب بندہ اللہ پاک کی رضا میں راضِی ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جس سے اللہ پاک راضِی ہو جائے، دُنیا و آخرت میں اس کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کی آنکھوں میں کچھ تکلیف ہوئی، ایک کافِر طبیب نے آپ کی آنکھوں کا معاینہ کیا اور ہدایت کی کہ آنکھوں کو پانی نہ لگنے دیا جائے۔

---

1 ...الکوکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، رابعۃ العدویہ، جلد:1، صفحہ:270۔

آنکھوں کو پانی نہ لگے، یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے، وُضُو کریں گے تو آنکھوں کو تو پانی لگے گا اور ایک کافِر کے کہنے پر وُضُو چھوڑنے کی اجازت بھی نہیں ہو سکتی، لہٰذا حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے کافِر طبیب کی بات پر بالکل تَوَجُّہ نہ دی، وُضُو کیا، نمازِ عشا ادا فرمائی اور سو گئے، صبح جب بیدار ہوئے تو آنکھیں بالکل ٹھیک ہو چکی تھیں، اس وقت غیب سے آواز آئی: **اے جنید! تم نے عِبَادت کے لئے اپنی آنکھوں کی پروانہ کی، لہٰذا ہم نے تمہاری تکلیف دُور کر دی۔**

جب اس کافِر طبیب کو خبر ملی کہ آپ کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہو گئی ہیں تو اس نے حیرانی سے پوچھا: ایک ہی رات میں آنکھیں کیسے ٹھیک ہو گئیں؟ فرمایا: وُضُو کرنے سے۔ اس پر کافِر طبیب بولا: اَصْل میں طبیب (**Doctor**) آپ ہیں اور میں مریض (**Patient**) ہوں، اب میرا علاج فرمائیے اور کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجئے![1]

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت	رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی!
میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت	ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

نمازِ تہجد نے خوب فائدہ پہنچایا

حضرت جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو القاسِم! (بعدِ وفات آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟) کچھ ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات کی تنہائی میں ادا کی جانے والی نَماز (تہجّد) نے خوب فائدہ پہنچایا۔[2]

1 ...تذکرۃ الاولیاء، نیمۂ دوم، ذکر جنید بغدادی، صفحہ: 12-13۔
2 ...بیٹے کو نصیحت، صفحہ: 10۔

اللہ پاک ہمیں بھی نمازِ تہجد کی توفیق نصیب فرمائے! رات کو جلد سو جانے کی عادَت بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تہجد میں اُٹھنا آسان ہو جائے گا۔ آیئے! ترغیب (**Motivation**) کے لئے تہجد کے فضائل پر 2 اَحادیثِ کریمہ سنتے ہیں:

تہجد کے فضائل پر 2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

(1): اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رات میں قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قُربَت کا ذریعہ اور گناہوں کو مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا اور جسم سے بیماریوں (**Diseases**) کو دور کرتا ہے۔[1] **(2):** حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے، اس وقت منادی پکارے گا، کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حِساب داخِل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لئے حِساب کا حکم ہو گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

اے عاشقانِ رسول! نیک نمازی بننے، اپنی زِندگی کو بامقصد بنانے، خوفِ خُدا کی نعمت پانے، نیکیاں کرنے اور ایمان کی حِفَاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (**Linkup**) ہو

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، صفحہ: 811، حدیث: 3549۔
2 ...شُعَبُ الایمان، جلد: 3، صفحہ: 169، حدیث: 3244۔

جایئے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہفتہ وار اجتماع بھی ہے۔ آیئے! ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت (**Participation**) کا ذِہن پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

گُناہوں بھری زِندگی میں مدنی انقلاب

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہا تھا، دُنیوی لذّات میں مَصرُوف رہنا میرا معمول تھا، بُرے دوستوں کی صحبت (**Company**) نے مجھے اور بگاڑ دیا تھا، دوستوں کے ساتھ مل کر رات بھر گُناہوں کا سلسلہ جاری رہتا، ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے مَغرب کے وقت نماز کی دعوت دی، نہ جانے ان کی دعوت میں کیا اَثَر تھا کہ میں اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی نے **فیضانِ سُنَّت** سے دَرْس دیا، دَرْس کے فوراً بعد اسلامی بھائیوں نے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دِلائی، ان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ میں فوراً ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا، پھر جلد ہی اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) کی فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں سنتوں بھرا بیان سُنا، ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہا، پھر رِقّت انگیز (**Tearful**) دُعا ہوئی۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور عاشقانِ رسول کی صحبت کا مجھ پر ایسا اَثَر ہوا کہ میں نے دُعا کے دوران رَو رَو کر اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور آئندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی پختہ نیت کر لی، مجھ پر کیف و سُرور طاری تھا،

اجتماع سے واپسی کے بعد میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں مَصرُوف ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنٰی کو اعلٰی کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِ فتاء اہلسنت ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی عِلمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے، دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: ***Darul Ifta Ahlesunnat*** (دار الافتاء اہلسنت)۔

اس ایپلی کیشن میں آپ کو ملیں گے: درجنوں مذہبی (***Religious***) اور معاشرتی (***Social***) سوالات کے تحریری فتاویٰ ✻ عقائد کے متعلق احکام ✻ قرآن وحدیث کے متعلق احکام ✻ وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام ✻ نماز کے متعلق مسائل ✻ میت کے متعلق مسائل ✻ مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ✻ معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر رہنمائی کرتے مختلف آرٹیکلز (***Articles***) اور کتابیں ✻ مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے ✻ تجارت کورس، فرض علوم کورس اور بہت کچھ۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب (***Motivation***) دلائیے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند

آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پانی پینے کی 13 سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر الحمدللہ کہا کرو!

اے عاشقانِ رسول! پانی ہو یا کوئی اور پینے کی چیز ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر (*Liver*) کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پئیں ❁ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے، یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ (*Harmful*) چیز وغیرہ تو نہیں ہے ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہئے ❁ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ

1 ... تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

پڑھ کر پینا شروع کرے، پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم پڑھے۔ یہ ایک اچھا کام ہے، نہ بھی کیا تو حرج نہیں اور شروع میں بِسْمِ اللہ اور خَتْم پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے بھی سُنَّت ادا ہو جائے گی ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابِلِ استعمال (**Usable**) ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے ❁ پی لینے کے چند لمحوں بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے، انہیں بھی پی لیجئے۔ (1)

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 …550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:16۔